

## 65683-کافرہ یوں اولاد کے سامنے شراب نوشی کرتی ہے اور طلاق کی صورت میں اولاد کو ساتھ لے جانے کا خدشہ ہے

سوال

میں نے ایک عیسائی عورت سے شادی کر کھی ہے اور اس سے میرے دو بچے بھی ہیں، ایک رمضان المبارک کے مہینہ میں ایسا ہوا کہ میں افطاری کر رہا تھا کہ کھانے کے دوران میری یوں نے شراب نوشی شروع کر دی، اور میں اسے اس سے نہ روک سکا، کیونکہ اگر میں روکنے کی کوشش کرتا تو وہ طلاق کا مطالبہ کرتی اور ہو سکتا ہے طلاق کی صورت میں بچوں کی پرورش کا حق بھی حاصل کر لیتی، اس طرح میرے لیے بچوں کو دین اسلام کی تعلیم دین مشکل ہو جاتا۔

میرا سوال یہ ہے کہ کیا رمضان المبارک میں جب وہ شراب نوشی کرے اور اس کے خاندان والے شراب نوشی کریں تو کیا میرے لیے ان کے ساتھ بیٹھنا حرام ہے، حالانکہ میں شراب نوشی نہیں کرتا؟

پسندیدہ جواب

جواب :

اگرچہ کتابی عورت (یعنی یودی اور عیسائی) سے شادی کرنا جائز ہے، لیکن اس میں بہت سارے خطرات پائے جاتے ہیں، جن میں سب سے بڑا خطرہ اولاد کے دین کا ہے کیونکہ وہ عورت اپنے خاوند کی اولاد کو دین اسلام سے دور لے جانے کی کوشش کر لیگی، اور خاص کر جب وہ غیر مسلم ملک میں بستی ہو تو قانون بھی اس کے ساتھ ہے۔

جب بچے ماں کو شراب نوشی کرتے ہوئے دیکھیں تو آپ اولاد کو کیسے مطمئن کر سکتے ہیں کہ شرام نوشی حرام ہے!!

اکثر علماء کرام کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی کتابی عورت سے شادی کرے تو وہ اسے شراب نوشی سے روکے گا، اور خنزیر کا گوشت کھانے سے بھی منع کرے گا، شافعی اور حنبلی حضرات کے جمیرو فقہاء کا مسلک یہی ہے، اور اخاف کی ایک جماعت بھی اسی کی قائل ہے۔

اخاف کی کتاب : الْجَرَارَةُ "میں بعض اخاف سے منقول ہے کہ :

"مسلمان خاوند کو حق حاصل ہے وہ اپنی ذمی یوں کو شراب نوشی سے بالکل اسی طرح روکے گا جس طرح وہ اپنی مسلمان یوں کو پیاز اور لسن کھانے سے روکتا ہے کیونکہ اسے ناپسند ہوتا تو وہ مسلمان یوں کو ایسا کرنے سے روک سکتا ہے، یہی حق ہے جو کسی پر منع نہیں" انتہی

دیکھیں : الْجَرَارَةُ (3/111).

اور شافعیہ کی کتاب "مفتی المحتاج" میں درج ہے :

"نماں و نقۃ اور تقسیم و طلاق کے مسائل میں منحوح کتابی عورت بھی مسلمان عورت کی طرح ہے، اسے بھیجیں و نفاس اور جنابت سے غسل پر مجبور کیا جائیگا، اور خنزیر کھانے سے روکا جائیگا، اور اسے اور مسلمان عورت دونوں کو اس کے نجس اعضاء دھونے پر مجبور کیا جائیگا" انتہی

دیکھیں : معنی المحتاج (314/4).

اور حابله کی کتاب "الانصاف" میں درج ہے :

"ذمی عورت کو نشرہ آور اشیاء اور نشرہ کرنے سے روکا جائیگا، صحیح مسلک یہی ہے کہ جب نشرہ آور نہ ہو تو اسے اس سے نہیں روکا جائیگا (امام احمد رحمہ اللہ نے یہی بیان کیا ہے) اور امام احمد سے ایک روایت میں ہے کہ : اسے مطلقاً روکا جائیگا۔"

اور المترغیب میں ہے : خنزیر کھانے سے بھی اسی طرح منع کیا جائیگا" انتہی

دیکھیں : الانصاف (352/8).

مالکیہ کہتے ہیں کہ :

"خاوند کو حق نہیں کہ وہ کتابی یوں کوشراب نوشی کرنے اور خنزیر کھانے سے روکے"

دیکھیں : اتاج والا مکمل (134/5).

اگر آپ اپنی بیوی کو بچوں کے سامنے شراب نوشی کرنے سے نہیں روک سکتے جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے کہ ہو سختا ہے وہ طلاق کا مطالبہ کر دے اور اولاد کو لے کر چلتی بنے، تو اس صورت میں آپ کو اپنی بیوی پر واضح کرنا چاہیے کہ آپس میں حسن معاشرت اور حسن سلوک کا تقاضہ اور خاوند یوں کے ما بین بہتر اور اچھے تعلقات یہی ہو سکتے ہیں کہ تم بچوں کے سامنے شراب نوشی مت کیا کرو

اور اگر وہ ایسا کرنے سے انکار کرتی ہے تو پھر آپ کو چاہیے کہ جب وہ اس برائی کے مرتبہ ہو رہے ہوں تو آپ ان کے ساتھ مت بیٹھیں، بلکہ وہاں سے اٹھ جائیں، اس برائی سے انکار کا ایک طریقہ یہ بھی ہے۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

۔(یقیناً تم پر کتاب قرآن مجید میں یہ نازل کیا گیا ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ کفر ہوتا سنو اور ان سے استحراہ و مذاق ہوتا ہو اس نتوں کے ساتھ اس وقت تک مت پڑھو جب تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں، اگر تم پڑھو گے تو پھر تم بھی انہیں جیسو ہو گے، یقیناً اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں کو اکٹھے جنم میں جمع کرنے والا ہے۔ النساء (140).)

جو شخص ہاتھ سے برائی کو نہ روک سکتا ہو اس کے لیے قاعدہ اور اصول یہی ہے کہ اگر استطاعت رکھتا ہو تو وہ اس جگہ سے اٹھ جائے و گزند وہ بھی گناہ میں مجرم کے ساتھ برابر کا شریک ہو گا۔

آپ کو صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے، اور اس بیوی کو دین اسلام کی دعوت کی ہر ممکن کوشش کریں، اور اپنے اخلاق و اعمال کے ساتھ اس کے ہاں دین اسلام کی محبت پیدا کریں۔ ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ اس کی ہدایت کے لیے زیادہ سے زیادہ دعا کریں، کیونکہ دعا بہت عظیم ہتھیار ہے، ہو سختا ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اسے اور اس کے خاندان والوں کو آپ کے ہاتھ پر بدایت نصیب فرمادے۔

واللہ اعلم